31

حضرت زکریا علیہ السلام
حضرت یحییٰ علیہ السلام

تاریخ انبیاء

page is left blank intentionally

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تاریخ انبیاءؑ

جلد۔۳۱

تحریر **حیدر رضا** ولد **ابو جعفر** (مرحوم)

رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ﴿٤١﴾

ترجمہ، اے پروردگار حساب (کتاب) کے دن مجھ کو اور میرے ماں باپ کو
اور مومنوں کی مغفرت کیجیو۔ (سورۃ ابراہیم۔۴۱)

برائے مہربانی ایک سورۃ فاتحہ پڑھ کر تمام مرحوم مومنین و مومنات، مسلمین و مسلمات، شہدا، لاوارث مرحومین، میرے تمام آباؤ واجداد اور بالخصوص نیچے دیئے ہوئے ناموں کی روح کو ایصال فرمائیں، شکریہ

ابو جعفر ولد علی محمد

کنیز سیدہ بنت علی سجاد

حسن جعفر ولد ابو جعفر

اشرف علی ولد محمد علی

محمد شبیر ولد غلام اکبر

بلقیس بانو بنت علی محمد

وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا
كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا ﴿٢٤﴾

ترجمہ، اور عجز و نیاز سے ان کے آگے جھکے رہو اور ان کے حق میں دعا کرو کہ اے
پروردگار جیسا انھوں نے مجھے بچپن میں (شفقت سے) پرورش کیا ہے تو بھی ان
(کے حال) پر رحمت فرما۔ (بنی اسرائیل ۲۴)

"شجرِ طیبہ اور شجرِ خبیثہ"

سال تحریر اور تاریخِ تکمیل : ۲۰۲۲۔فروری، ۲۰۲۴

"صراطِ مُستقیم"

سال تحریر اور تاریخِ تکمیل : ۲۰۱۹۔اپریل، ۲۰۲۴

"تاریخ انبیاؑء"

سال تحریر اور تاریخِ تکمیل : ۲۰۱۴۔جولائی، ۲۰۲۰

"حق و باطل کے راستے"

ایڈیشن : اوّل

سال تحریر اور تاریخِ تکمیل : ستمبر۔۲۰۰۷

"اللہ کا شعور حاصل کیجیے"

سال تحریر اور تاریخِ تکمیل : ستمبر۔۲۰۰۹

ایڈیشن : اوّل

سال طبع : مارچ۔۲۰۱۰

مطبع : سندھیکا پرنٹرز

انگلش ترجمہ اور ویب ڈیزائن

ترجمہ اور ڈیزائن : عارف رضا۔ہانی رضا۔محمد رضا

ویب سائٹ : https://yk-shia.com/books
https://play.google.com/store/books/author?id=Hyder+Raza

نمبر شمار	عنوان	جلد نمبر
۱	تقریظ	
۲	انبیاءؑ کی تعداد اور اُن کے اُوصیاء	جلد۔۱
۳	صفات و معجزات، صحف انبیاءؑ اور اُن کی تعداد	جلد۔۱
۴	اُولوالعزم کے معنی، انبیائے اُولوالعزم اور اُن کی تعداد	جلد۔۱
۵	نبی و رُسولؐ کے معنی اور عصمت انبیاءؑ	جلد۔۱
۶	حضرت آدم علیہ السّلام اور بی بی حوّا علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲
۷	حضرت ہابیل علیہ السّلام اور قابیل کے حالات	جلد۔۳
۸	حضرت شیث علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۴
۹	حضرت اوریس علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۵
۱۰	حضرت نوح علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۶
۱۱	حضرت ہود علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۷
۱۲	حضرت صالح علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۸
۱۳	حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۹
۱۴	حضرت اسمٰعیل و اسحٰق علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۰
۱۵	حضرت لُوط علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۱
۱۶	حضرت ذوالقرنین علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۲
۱۷	حضرت یعقوب اور یوسف علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۳
۱۸	حضرت ایّوب علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۴
۱۹	حضرت شعیب علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۵
۲۰	حضرت موسیٰ اور ہارون علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۶
۲۱	حضرت موسیٰ اور خضر علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۷
۲۲	حضرت حزقیل علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۸
۲۳	حضرت الیاسؑ، الیسعؑ اور الیا علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۹

جلد نمبر	عنوان	نمبر شمار
جلد۔۲۰	حضرت اسمٰعیل بن حزقیل علیہ السّلام کے حالات	۲۴
جلد۔۲۱	حضرت ذوالکفل علیہ السّلام کے حالات	۲۵
جلد۔۲۲	حضرت لقمان علیہ السّلام کے حالات	۲۶
جلد۔۲۳	حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام اور طالوت وجالوت کے حالات	۲۷
جلد۔۲۴	حضرت داؤد علیہ السّلام کے حالات	۲۸
جلد۔۲۵	اصحاب سبت کے حالات	۲۹
جلد۔۲۶	حضرت سلیمان علیہ السّلام کے حالات	۳۰
جلد۔۲۷	قوم سبا اور اہل ثرثار کے حالات	۳۱
جلد۔۲۸	ہاروت وماروت کے حالات	۳۲
جلد۔۲۹	حنظلہ اور اصحاب رس کے حالات	۳۲
جلد۔۳۰	حضرت شعیا اور حضرت حیقوق علیہ السّلام کے حالات	۳۳
جلد۔۳۱	حضرت زکریاؑ و یحییٰ علیہ السّلام کے حالات	۳۴
جلد۔۳۲	حضرت عیسےٰ اور بی بی مریم علیہ السّلام کے حالات	۳۵
جلد۔۳۳	حضرت ارمیاؑ، دانیالؑ اور عزیر علیہ السّلام کے حالات	۳۶
جلد۔۳۴	حضرت یونسؑ بن متی اور انکے پدر بزرگوار علیہ السّلام کے حالات	۳۷
جلد۔۳۵	اصحاب کہف ورقیم کے حالات	۳۸
جلد۔۳۶	اصحاب اخدود کے حالات	۳۹
جلد۔۳۷	حضرت جرجیس علیہ السّلام کے حالات	۴۰
جلد۔۳۸	حضرت خالد بن سنان علیہ السّلام کے حالات	۴۱
جلد۔۳۹	حضرت محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے حالات	۴۲
جلد۔۴۰	اُن پیغمبروں کے حالات جن کے ناموں کی تصریح نہیں ہے	۴۳
جلد۔۴۱	بعض بادشاہان زمین کے حالات	۴۴
جلد۔۴۲	بنی اسرائیل اور ان کے علاوہ غیر پیغمبروں کے حالات نادرہ وعجیبہ	۴۵

تقریظ

الحمدللہ، پچھلی کتابوں کی طرح جیسے **"اللہ کا شعور حاصل کیجیے"**، **"حق و باطل کے راستے"**، **"صراطِ مستقیم"** اور **"شجرِ طیبہ شجرِ خبیثہ"** جیسی کامیاب کتابیں تحریر کرنے کے بعد، عوام کی حوصلہ افزائی اور اللہ تعالیٰ کی توفیقات سے ایک اور کاوش **"تاریخ انبیاؑء"** جو کے **"۴۲ جلدوں"** پر مشتمل ہیں حاضر خدمت ہے۔ اس کتاب میں تمام واقعات علامہ محمدّ باقر مجلسی علیہ الرحمہ کی کتاب "حیات القلوب" سے لیے گئے ہیں۔ میں نے صرف اتنی کوشش کی ہے کہ انبیاؑء اکرام کی زندگی کے احوال جو کہ قرآن میں بھی بیان ہو چکے ہیں ان کو اور علامہ کی کتاب کے واقعات کو ایک جگہ کیا جائے، ساتھ ہی یہ بھی کوشش کی ہے کہ ان واقعات کو انتہائی مختصر اور آسان لفظوں میں بیان کیا جائے تاکہ اس کتاب سے ہر طبقۂ فکر اور ہر عمر کے لوگ بالخصوص بچے بھی مستفید ہو سکیں اور انبیاؑء کی زندگی سے نصیحت حاصل کر سکیں۔ اگر کسی کو ان واقعے کی مکمل تفصیل یا کسی واقعہ کا حوالہ مقصود ہو، تو علامہ کی کتاب حیات القلوب سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

اس کتاب میں یہ بھی کوشش کی گئی ہے کہ تاریخ انبیاؑء اور ان کے احوال زندگی کو اس طرح بیان کیا جائے کہ ایک عام شخص تمام انبیاؑء کے بارے میں باخوبی جان سکے اور ساتھ ہی یہ بھی جان لے کہ اللہ تعالیٰ کے منتخب نمائندوں نے اعلیٰ مقام اور فضیلت رکھنے کہ باوجود کس کس طرح کے امتحانات کا سامنا کیا، اور کم و بیش تمام انبیاء نے سخت امتحان دیے اور ان پر صبر کیا۔ اس کتاب سے یہ بھی سبق حاصل کیا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ صرف اپنے نیک بندوں کو ہی امتحانات میں مبتلا کرتا ہے، جب کوئی ان امتحانات پر صبر سے کام لیتا ہے تو کامیابی اس کا مقدر بنتی ہے، اور پھر اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو کامیابی سے نواز کر اعلیٰ مقام پر فائز کرتا ہے۔ انشاءاللہ، یہ کتاب بھی میری پچھلی کتابوں کی طرح آپ کے لیے مفید ثابت ہو گی اور آپ کے علم و یقین میں بھی اضافے کا باعث بنے گی۔ اس کوشش میں اگر میری طرف سے کسی قسم کی کوئی غلطی ہوئی ہو تو میں اپنے اللہ سے معافی کا طلبگار ہوتے ہوئے آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ مجھے ضرور اطلاع کریں، میں آپ کا شکر گزار ہو نگا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح راستے پر قائم رکھے اور دین کی صحیح معرفت عطا فرما کر عمل کی توفق فرمائیں، آمین

تحریر: حیدر رضا ولد ابو جعفر (مرحوم)

رابطہ ای میل: hyderraza@yahoo.com

حوالے: قرآن کا اردو ترجمہ یہاں سے لیے گئے ہیں: http://cityislam.com/quran.htm

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَ نَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿٧١﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ ؕ وَيَعْقُوْبَ
نَافِلَةً ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ﴿٧٢﴾ وَ جَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْهِمْ فِعْلَ
الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ﴿٧٣﴾ وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّ
نَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ﴿٧٤﴾ وَاَدْخَلْنٰهُ فِيْ
رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٧٥﴾ وَنُوْحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ
مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿٧٦﴾ وَ نَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ
فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٧٧﴾ وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِي الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ
وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ﴿٧٨﴾ فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ؗ وَّسَخَّرْنَا مَعَ
دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ؕ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿٧٩﴾ وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ
مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ﴿٨٠﴾ وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَى الْاَرْضِ
الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ﴿٨١﴾ وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ
عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ﴿٨٢﴾ وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ
الرّٰحِمِيْنَ ﴿٨٣﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ
عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿٨٤﴾ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٨٥﴾ وَ
اَدْخَلْنٰهُمْ فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ
نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖۗ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٧﴾
فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ وَكَذٰلِكَ نُـْۨجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٨﴾ وَزَكَرِيَّاۤ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ
رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿٨٩﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ؗ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ
زَوْجَهٗ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ؕ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ﴿٩٠﴾
وَالَّتِيْۤ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَاۤ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٩١﴾ اِنَّ هٰذِهٖۤ
اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖۗ وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ﴿٩٢﴾

ترجمہ، شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اور ابراہیم اور لوط کو اس سرزمین کی طرف بچا نکالا جس میں ہم نے اہل عالم کے لئے برکت رکھی تھی ﴿۷۱﴾ اور ہم
نے ابراہیم کو اسحٰق عطا کئے۔ اور مستزاد برآں یعقوب۔ اور سب کو نیک بخت کیا ﴿۷۲﴾ اور ان کو پیشوا بنایا کہ ہمارے
حکم سے ہدایت کرتے تھے اور ان کو نیک کام کرنے اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم بھیجا۔ اور وہ ہماری عبادت کیا
کرتے تھے ﴿۷۳﴾ اور لوط جب ان کو ہم نے حکم (یعنی حکمت ونبوت) اور علم بخشا اور اس بستی سے جہاں کے لوگ
گندے کام کیا کرتے تھے۔ بچا نکالا۔ بے شک وہ برے اور بدکردار لوگ تھے ﴿۷۴﴾ اور انہیں اپنی رحمت کے (محل
میں) داخل کیا۔ کچھ شک نہیں کہ وہ نیک بختوں میں تھے ﴿۷۵﴾ اور نوح جب (اس سے) پیشتر انہوں نے ہم کو پکارا
تو ہم نے ان کی دعا قبول فرمائی اور ان کو اور ان کے ساتھیوں کو بڑی گھبراہٹ سے نجات دی ﴿۷۶﴾ اور جو لوگ
ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے تھے ان پر نصرت بخشی۔ وہ بے شک برے لوگ تھے سو ہم نے ان سب کو غرق کر دیا
﴿۷۷﴾ اور داؤد اور سلیمان جب وہ ایک کھیتی کا مقدمہ فیصلہ کرنے لگے جس میں کچھ لوگوں کی بکریاں رات کو چر گئی
(اور اسے روند گئی) تھیں اور ہم ان کے فیصلے کے وقت موجود تھے ﴿۷۸﴾ تو ہم نے فیصلہ سلیمان کو سمجھا دیا۔ اور ہم
نے دونوں کو حکم (یعنی حکمت ونبوت) اور علم بخشا تھا۔ اور ہم نے پہاڑوں کو داؤد کا مسخر کر دیا تھا کہ ان کے ساتھ تسبیح
کرتے تھے اور جانوروں کو بھی (مسخر کر دیا تھا اور ہم ہی ایسا) کرنے والے تھے ﴿۷۹﴾ اور ہم نے تمہارے لئے ان کو
ایک (طرح) کا لباس بنانا بھی سکھا دیا تاکہ تم کو لڑائی (کے ضرر) سے بچائے۔ پس تم کو شکرگزار ہونا چاہیئے ﴿۸۰﴾ اور
ہم نے تیز ہوا سلیمان کے تابع (فرمان) کر دی تھی جو ان کے حکم سے اس ملک میں چلتی تھی جس میں ہم نے برکت
دی تھی (یعنی شام) اور ہم ہر چیز سے خبردار ہیں ﴿۸۱﴾ اور دیوؤں (کی جماعت کو بھی ان کے تابع کر دیا تھا کہ ان) میں
سے بعض ان کے لئے غوطے مارتے تھے اور اس کے سوا اور کام بھی کرتے تھے اور ہم ان کے نگہبان تھے ﴿۸۲﴾ اور
ایوب کو جب انہوں نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ مجھے ایذا ہو رہی ہے اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے
﴿۸۳﴾ تو ہم نے ان کی دعا قبول کرلی اور جو ان کو تکلیف تھی وہ دور کر دی اور ان کو بال بچے بھی عطا فرمائے اور اپنی
مہربانی کے ساتھ اتنے ہی اور (بخشے) اور عبادت کرنے والوں کے لئے (یہ) نصیحت ہے ﴿۸۴﴾ اور اسمٰعیل اور
ادریس اور ذوالکفل یہ سب صبر کرنے والے تھے ﴿۸۵﴾ اور ہم نے ان کو اپنی رحمت میں داخل کیا۔ بلاشبہ وہ نیکوکار
تھے ﴿۸۶﴾ اور ذوالنون جب وہ (اپنی قوم سے ناراض ہو کر) غصے کی حالت میں چل دیئے اور خیال کیا کہ ہم ان پر
قابو نہیں پا سکیں گے۔ آخر اندھیرے میں پکارنے لگے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پاک ہے (اور) بے شک میں
قصوروار ہوں ﴿۸۷﴾ تو ہم نے ان کی دعا قبول کرلی اور ان کو غم سے نجات بخشی۔ اور ایمان والوں کو ہم اسی طرح
نجات دیا کرتے ہیں ﴿۸۸﴾ اور زکریا جب انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ پروردگار مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب
سے بہتر وارث ہے ﴿۸۹﴾ تو ہم نے ان کی پکار سن لی۔ اور ان کو یحییٰ بخشے اور ان کی بیوی کو اُن کے (حسن معاشرت
کے) قابل بنا دیا۔ یہ لوگ لپک لپک کر نیکیاں کرتے اور ہمیں امید سے پکارتے اور ہمارے آگے عاجزی کیا کرتے تھے
﴿۹۰﴾ اور ان (مریم) کو جنہوں نے اپنی عفّت کو محفوظ رکھا۔ تو ہم نے ان میں اپنی روح پھونک دی اور ان کے بیٹے کو
اہل عالم کے لئے نشانی بنا دیا ﴿۹۱﴾ یہ تمہاری جماعت ایک ہی جماعت ہے اور میں تمہارا پروردگار ہوں تو میری ہی
عبادت کیا کرو ﴿۹۲﴾

حضرت زکرّیا اور یحییٰ علیہ السّلام کے حالات

حق تعالیٰ حضرت مریم کے ذکر کے بعد بیان فرماتا ہے کہ "جس وقت زکریا نے آسمانی نعمتیں مریم کے پاس دیکھیں اپنے پروردگار سے دعا کی اور کہا پالنے والے مجھے اپنی طرف سے طیب وطاہر ذریت اور پاک وپاکیزہ نسل عطا فرما، بیشک تو ہی دعا کا سننے والا اور قبول کرنے والا ہے۔ پھر فرشتوں نے اُن کو آواز دی جبکہ وہ محراب عبادت میں کھڑے نماز میں مشغول تھے" حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ خدا کی عبادت اس کی خدمت (اطاعت وبندگی) ہے اور کوئی خدمت نماز کے برابر نہیں ہوسکتی اس وجہ سے ملائکہ نے حالت نماز میں زکریا کو ندا کی کہ "بیشک خدا تم کو یحییٰ کی خوشخبری دیتا ہے جو خدا کے کلمہ یعنی عیسےٰ بن مریم کی تصدیق کرنے والا ہوگا اور سردار اور علم میں بزرگ ہوگا عبادت اور اخلاق پسندیدہ رکھنے والا اور شائستہ پیغمبروں میں سے ہوگا" امام جعفر صادقؑ سے بسند معتبر منقول ہے کہ حضور وہ شخص جو عورتوں سے مقاربت نہ کرے۔ "زکریا نے عرض کی کیونکہ میرے لڑکا ہوگا حالانکہ میں بوڑھا ہوگیا اور میری زرجہ بانجھ ہے۔" مردی ہے کہ اُس وقت حضرت زکریا کی عمر ایک سو بیس سال کی تھی اور ان کی زرجہ اٹھانوے برس کی بوڑھی ہوچکی تھیں۔ علی بن ابراہیم سے روایت ہے کہ وہ عاقر تھیں یعنی حائض نہیں ہوتی تھیں اور یہ سوال حضرت کا خدا کی قدرت سے بعید ہونے کے خیال سے نہ تھا بلکہ اس نعمت کا اظہار مقصود تھا۔ یا اظہار تعجب کی غرض سے تھا کہ میری اور میری زوجہ کی اس پیری اور ضعف کی حالت میں لڑکا ہوگا۔ خدا نے فرمایا کہ "حق تعالیٰ یوں ہی جو چاہتا ہے

ترجمہ، تو پروردگار نے اس کو پسندیدگی کے ساتھ قبول فرمایا اور اسے اچھی طرح پرورش کیا اور زکریا کو اس کا متکفل بنایا زکریا جب کبھی عبادت گاہ میں اس کے پاس جاتے تو اس کے پاس کھانا پاتے (یہ دیکھ کر ایک دن مریم سے) پوچھنے لگے کہ مریم یہ کھانا تمہارے پاس کہاں سے آتا ہے وہ بولیں خدا کے ہاں سے (آتا ہے) بیشک خدا جسے چاہتا ہے بے شمار رزق دیتا ہے ﴿۳۷﴾ سورۃ آل عمران

کرتا ہے۔ عرض کی پالنے والے میرے لئے اُس وقت کی کوئی نشانی مقرر فرمادے۔ خدا نے فرمایا
کہ تمہاری علامت اُس وقت یہ ہوگا کہ تم تین روز تک لوگوں سے سوائے اشارہ کے بات زبان
سے نہ کرسکوگے اوران تینوں دنوں میں خدا کی تسبیح و تقدیس کثرت سے شام و صبح کرتے رہنا"
پھر سورہ مریم میں فرمایا ہے" یہ ذکر اور یہ خبر دینا تمہارے پروردگار کی رحمت ہے جو اُس نے اپنے
بندے زکریا پر کی جبکہ اُس کی دعا مستجاب کی جس وقت کہ اُس نے آہستہ اور پوشیدہ طور سے اپنے
پروردگار کو پکارا۔ زکریا نے کہا پالنے والے بیشک میری ہڈیاں کمزور ہوگئی ہیں اور ضعف سے میرا
سر بھڑک اٹھا ہے اور تجھ سے دُعا کرکے اے پالنے والے میں کبھی محروم نہیں رہا بلکہ تو نے ہمیشہ
میری دعا قبول فرمائی ہے" بیشک مجھے اپنے بدکردار عزیزوں سے خوف ہے کہ میرے بعد میرے
وارث نہ ہوجائیں اور میری زوجہ بانجھ ہے لہذا اپنی طرف سے مجھے ایک فرزند عطا فرما جو میری
میراث کا میرے تمام رشتہ داروں سے زیادہ حق دار ہو جو میری اور آل یعقوبؑ کی میراث پائے
یعنی یعقوبؑ پسر ماثان جو مریمؑ کے چچا تھے یا یعقوبؑ پسر اسحاقؑ کی میراث اور اے میرے پروردگار
اُس فرزند کو پسندیدہ عادات و اخلاق عطا فرما۔ علی ابن ابراہیم نے روایت کی ہے کہ زکریاؑ کے اُس
وقت تک کوئی فرزند نہ ہوا تھا جو ان کے بعد ان کا جانشین ہوتا اور اُن کی میراث پاتا۔ اُس وقت
جناب زکریا عُباد و علمائے بنی اسرائیل کے سردار تھے اور بنی اسرائیل کے ہدیے اور نذر وغیرہ کی
چیزیں ان لوگوں کے لئے معیّن تھیں اور حضرت زکریاؑ کی زوجہ حضرت مریمؑ کی بہن عمران پسر
ماثان کی بیٹی تھیں اور یعقوبؑ پسر ماثان اور ماثان اور دوسری تمام اولاد سے تھے۔ خدا نے زکریا کو
آگاہ کیا کہ ہم تم کو ایک فرزند کی خوشخبری دیتے ہیں جس کا نام ہم نے یحییٰ رکھا ہے کہ اس سے

ترجمہ، اس وقت زکریا نے اپنے پروردگار سے دعا کی (اور) کہا کہ پروردگار مجھے اپنی جناب سے اولاد
صالح عطا فرما تو بے شک دعا سننے (اور قبول کرنے) والا ہے ﴿۳۸﴾ وہ ابھی عبادت گاہ میں کھڑے
نماز ہی پڑھ رہے تھے کہ فرشتوں نے آواز دی کہ (زکریا) خدا تمہیں یحییٰ کی بشارت دیتا ہے جو خدا
کے فیض یعنی (عیسیٰ) کی تصدیق کریں گے اور سردار ہوں گے اور عورتوں سے رغبت نہ رکھنے والے
اور (خدا کے) پیغمبر (یعنی) نیکوکاروں میں ہوں گے ﴿۳۹﴾

پہلے کسی کا یہ نام نہیں رکھا تھا یا یہ کہ اس سے پہلے کسی کو اُس کے مانند نہیں پیدا کیا تھا۔ زکریا نے عرض کی پروردگارا میرے لئے لڑکا کیونکر ہوگا حالانکہ میری زوجہ بانجھ ہے کہ جوانی میں کوئی بچہ اُس کے نہ ہوا اور اب تو میرا بڑھاپا آگیا ہے میرے اعضا خشک ہوگئے اور میں بوڑھاپے کی انتہا کو پہنچ گیا، خدا نے فرمایا کہ یوں ہی ہوگا اور یہ مجھ پر آسان ہے میں نے تم کو بھی تو پیدا کیا جبکہ تم کچھ نہ تھے۔" امام باقرؑ فرماتے ہیں کہ اس خوشخبری کے پانچ سال بعد حضرت یحییٰ پیدا ہوئے۔ زکریا نے عرض کی کہ خداوندا میرے لئے کوئی علامت قرار دے جس سے میں سمجھ سکوں کہ وہ لڑکا کس وقت ہوگا خدا نے فرمایا کہ وہ علامت یہ ہوگی کہ تم تین شب (وروز) لوگوں سے بات نہ کرسکوگے حالانکہ صحیح و تندرست ہوگے۔ چند معتبر حدیثوں میں حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ چونکہ حضرت زکریاؑ کو اُس وقت یہ یقین نہ ہوا تھا کہ یہ آواز خدا کی جانب سے ہے بلکہ یہ شک بھی تھا کہ ممکن ہے یہ آواز شیطان کی جانب سے ہو اس لئے خدا سے علامت و نشانی طلب کی تاکہ اس وعدہ کی حقیقت اُن پر واضح ہوجائے تو خدا نے اُن کی یہ علامت مقرر کردی کہ تین روز تک حالت صحت میں کسی سے کچھ کلام نہ کرسکوگے۔ حضرت نے فرمایا کہ جب یہ علامت اُن پر ظاہر ہوگئی تو اُن کو یقین ہوگیا کہ یہ وعدہ خدا کی جانب سے تھا اور ان تینوں دنوں میں جب لوگوں سے کچھ کہنا چاہتے تھے تو سر سے اشارہ کرتے تھے۔ زکریاؑ محراب عبادت سے نکل کر اپنی قوم کی جانب آئے اور اُن سے اشارہ سے کہا کہ خدا کی تسبیح و تقدیس کرو یا صبح و شام کے وقت باہر آتے تھے۔ اذان کہتے اور بنی اسرائیل آپ کے ساتھ نماز پڑھتے جب وعدہ کا وقت باہر آیا تو لوگوں سے

ترجمہ، زکریا نے کہا اے پروردگار میرے ہاں لڑکا کیونکر پیدا ہوگا کہ میں تو بڈھا ہوگیا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے خدا نے فرمایا اسی طرح خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے ﴿۴۰﴾ زکریا نے کہا کہ پروردگار (میرے لیے) کوئی نشانی مقرر فرما خدا نے فرمایا نشانی یہ ہے کہ تم لوگوں سے تین دن اشارے کے سوا بات نہ کرسکوگے تو (ان دنوں میں) اپنے پروردگار کی کثرت سے یاد اور صبح و شام اس کی تسبیح کرنا ﴿۴۱﴾ سورۃ آل عمران

بات نہ کرسکے۔ وقت مقررہ پر اپنے گھر سے باہر آتے اور لوگوں کو نماز کے لئے اشارہ کرتے اُس وقت لوگوں نے سمجھا کہ اب وقت آگیا کہ آپ کی زوجہ حاملہ ہوں۔ تین روز اسی حال پر گذرے کہ نہ کسی سے کلام کرسکے نہ تسبیح ودعا کرسکے نہ نماز پڑھ سکے۔ حاصل کلام یہ کہ "ہم نے یحییٰ سا فرزند زکریاؑ کو عطا کیا اور ان کو بڑا کر کے حد کمال تک پہنچایا اور ان کو وحی کی کہ اے یحییٰؑ کتاب (توریت) کو مضبوطی سے (روحانی قوت کے ساتھ) پکڑو اور ہم نے ان کو بچپنے میں حکم و پیغمبری عطا کی۔ بیان کرتے ہیں کہ یحییٰؑ اُس وقت تین سال کے تھے۔ بعض کا قول ہے کہ حکم سے مراد حکمت و دانائی ہے۔ چنانچہ حضرت امام رضاؑ حضرت امام رضاؑ سے اس آیت کی تفسیر منقول ہے کہ لڑکے حضرت یحییٰؑ کو کھیل کود کے لئے ضد کرتے تو حضرت ان کے جواب میں فرماتے کہ میں کھیلنے کے واسطے پیدا نہیں ہوا ہوں۔ اسی کے موافق وہ روایت ہے جو علی ابن اسباط سے بسند معتبر منقول ہے کہ میں حضرت امام محمد تقیؑ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ امام ہوئے اور اُس وقت آپ کا قد پانچ بالشت کا تھا اُس وقت مجھے آپ کے قد و قامت پر کچھ خیال ہوا۔ کہ اہل مصر سے بیان کرو تو حضرت نے میری جانب نظر کی اور فرمایا کہ خدا امامت کے بارے میں لوگوں پر حجت تمام کرتا ہے جس طرح پیغمبری کا عہدہ سپرد کرتا ہے اور کبھی کمسنی میں جس طرح حضرت یحییٰؑ کو بچپن میں عطا کیا اور فرمایا" اسی طرح امامت کبھی بزدگی میں عطا فرماتا ہے اور کبھی خردسالی میں اور ہم نے اپنی شفقت و مہربانی اور رحمت اُن کے (یحییٰؑ کے) شامل حال کی یا اُن کو

ترجمہ، (یہ) تمہارے پروردگار کی مہربانی کا بیان (ہے جو اس نے) اپنے بندے زکریا پر (کی تھی) ﴿۲﴾ جب انہوں نے اپنے پروردگار کو دبی آواز سے پکارا ﴿۳﴾ (اور) کہا کہ اے میرے پروردگار میری ہڈیاں بڑھاپے کے سبب کمزور ہوگئی ہیں اور سر (ہے کہ) بڑھاپے (کی وجہ سے) شعلہ مارنے لگا ہے اور اے میرے پروردگار میں تجھ سے مانگ کر کبھی محروم نہیں رہا ﴿۴﴾ اور میں اپنے بعد اپنے بھائی بندوں سے ڈرتا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے تو مجھے اپنے پاس سے ایک وارث عطا فرما ﴿۵﴾ جو میری اور اولاد یعقوب کی میراث کا مالک ہو۔ اور (اے) میرے پروردگار اس کو خوش اطوار بنائیو ﴿۶﴾

اپنے بندوں پر مہربان بنایا اور گناہوں سے پاک رکھا یا اعمال شائستہ کی ہدایت کی یا خیرات وزکٰوۃ کی توفیق دی اور وہ متقی و پرہیز گار اور ہماری مرضی پر عمل کرنے والے تھے۔" حدیث معتبر میں حضرت امام باقرؑ سے منقول ہے کہ لطف الٰہی ان کے شامل حال اس درجہ تھا کہ جس وقت وہ کہتے تھے یا ربّ تو خدا فرماتا تھا۔ "اے یحییٰؑ میں تمہارے ساتھ ہوں کیا چاہتے ہو؟ وہ اپنے والدین کے لئے نیک اور اُن کے فرمانبردار تھے اور جبار و نافرمان نہ تھے اور ان پر ہمارا اسلام ہو یا ہماری جانب سے ان کے لئے بلاؤں سے سلامتی ہے جس روز سے وہ پیدا ہوئے اس روز تک جبکہ وہ مریں گے اور جس روز کہ وہ قبر سے اُٹھائے جائیں گے (یعنی قیامت کے روز) اور دوسری جگہ فرمایا ہے۔ یاد کروز کریاؑ کو جبکہ انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ پالنے والے مجھے تنہا بغیر فرزند کے مت چھوڑ اور بیشک تو ہی میرا بہترین وارث ہے۔ تو ہم نے ان کی دُعا قبول کی اور یحییٰؑ سا فرزند اُن کو عطا کیا اور اُن کی زوجہ کی اصلاح کر دی" (یعنی قابل اولاد بنا دیا، روایت ہے کہ حائض ہو گئیں) "اور وہ بیشک نیک اعمال بجالانے میں جلدی کرتے تھے اور ہم سے حصول اجر و ثواب کی رغبت میں اور ہمارے عذاب کے خوف کی وجہ سے ہم کو یاد کیا کرتے تھے، اور وہ لوگ ہم ہی سے ڈرتے رہتے تھے"

منقول ہے کہ سعد بن عبداللہ نے حضرت صاحب الامر صلوات اللہ علیہ سے چند سوالات کئے اُس وقت جبکہ آنحضرت بچہ تھے اور امام حسن عسکریؑ کی گود میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ سے کٓھٰیٰعٓصٓ کی تاویل دریافت کی۔ فرمایا کہ یہ حروف عیب کی خبروں میں سے ہیں جن پر

ترجمہ، اے زکریا ہم تم کو ایک لڑکے کی بشارت دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہے۔ اس سے پہلے ہم نے اس نام کا کوئی شخص پیدا نہیں کیا ﴿۷﴾ انہوں نے کہا پروردگار میرے ہاں کس طرح لڑکا ہوگا۔ ے جس حال میں میری بیوی بانجھ ہے اور میں بڑھاپے کی انتہا کو پہنچ گیا ہوں ﴿۸﴾ حکم ہوا کہ اسی طرح (ہوگا) تمہارے پروردگار نے فرمایا ہے کہ مجھے یہ آسان ہے اور میں پہلے تم کو بھی تو پیدا کر چکا ہوں اور تم کچھ چیز نہ تھے ﴿۹﴾ سورۃ مریم

خدانے حضرت زکریاؑ کو مطلع فرمایا اور اُسکے بعد پیغمبر آخر الزماں حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس سے آگاہ کیا اور یہ قصہ اس طرح ہے کہ حضرت زکریاؑ نے اپنے پرودگار سے عرض کی کہ آل عبا علیہم السلام کے نام ان کو سکھادے تو جبرئیلؑ نے آکر اُن کے اسمائے مقدس کی ان کو تعلیم دی۔ جب حضرت زکریاؑ، محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ کے اسمائے گرامی زبان پر جاری کرتے تو آپ کا رنج و غم زائل ہو جاتا تھا اور جب حسینؑ کا نام زبان پر آتا تو گریہ اُن کے گلے کو پکڑ لیتا اور اس قدر آپ کو رونا آتا کہ آپ کی سانس رُک جاتی تھی تو ایک روز مناجات میں اس کا سبب خدا سے پوچھا تو خدانے واقعۂ کربلا سے اُنکو بذریعہ وحی آگاہ فرمایا اور کھٰیعص کی تاویل یوں بیان فرمائی کہ "ک" سے کربلا کی طرف اشارہ ہے "ہ" سے آلِ رسول کی ہلاکت اُس صحرا میں "ی" سے یزید علیہ اللعنۃ جو حسینؑ پر ظلم کرنے والا تھا۔ "ع" سے عطش اور تشنگی اُن حضرت کی اور "ص" سے آپ کا صبر ہے۔ جب حضرت زکریاؑ نے یہ سُنا، تین روز تک اُس کے بعد سے اپنے محراب عبادت سے باہر نہ نکلے اور لوگوں کو منع کردیا کہ اُن کے پاس نہ آئیں اور برابر گریہ وزاری، نوحہ و مرثیہ اور نالہ و فغان کرتے رہے کہتے تھے کیا اے معبود تو بہترین جمیع خلقت حضرت محمد مصطفٰےؐ کے دل کو اُن کے فرزند کی مصیبت میں مجروع وزخمی کرے گا۔ کیا ان بلاؤں اور مصیبتوں کو اس بہترین خلق کیلئے مقدر فرمائے گا۔ کیا اس لباس ماتم کو علیؑ و فاطمہؑ کو پہنائے گا۔ کیا اس درد و محنت کو اُن کے قرب و منزلت کے میدان میں ڈالے گا اور مناجات کرتے تھے کہ پالنے والے مجھے اس پیرانہ سالی میں ایک فرزند عطا فرما جس سے میری آنکھیں روشن ہوں اور جب وہ فرزند مجھے عطا فرمائے تو مجھے اُس کی محبت و اذیت ہو جس طرح تو اپنے حبیب محمدؐ کو ان کے فرزند حسینؑ کے غم میں دردمند فرمائے گا۔ تو خدانے حضرت یحییٰؑ کو انہیں عطا فرمایا اور اُن کی مصیبت میں اُن کا دل

ترجمہ، کہا کہ پروردگار میرے لئے کوئی نشانی مقرر فرما۔ فرمایا نشانی یہ ہے کہ تم صحیح وسالم ہو کر تین (رات دن) لوگوں سے بات نہ کر سکو گے ﴿۱۰﴾ پھر وہ (عبادت کے) حجرے سے نکل کر اپنی قوم کے پاس آئے تو ان سے اشارے سے کہا کہ صبح وشام (خدا کو) یاد کرتے رہو ﴿۱۱﴾ سورۃ مریم

دردمند فرمایا۔ حضرت یحییٰؑ کا حمل کا زمانہ بھی چھ مہینے تھا اور امام حسینؑ کی مدت حمل بھی چھ مہینے تھی۔

چند معتبر رواتیں کے مطابق منقول ہے کہ جس طرح حضرت یحییٰؑ سے پہلے کسی کا نام یحییٰؑ نہیں رکھا گیا اسی طرح امام حسینؑ سے پہلے کسی کا نام حسینؑ نہیں ہوا۔ اور ناقہ صالحؑ کا پے کرنے والا بھی زنازادہ تھا۔ حضرت یحییٰؑ اور حضرت امیر المومنینؑ اور امام حسینؑ کے شہید کرنے والے بھی ولدالزنا تھے۔ اور پیغمبروں اور ان کی اولاد کے قتل کرنے والے زنازادے ہی ہوتے ہیں۔ اور آسمان و زمین سوائے حضرت یحییٰؑ اور امام حسینؑ کے کسی کے لئے نہیں روئے۔ آفتاب اُن پر رویا اور اس کا رونا یہ تھا کہ سرُخ نکلتا تھا اور سرُخ غروب ہوتا تھا۔ دوسری روایت میں ہے کہ آسمان سے خون کا ترشح ہوتا تھا کہ اگر سفید کپڑا ہوا میں پھیلا دیا جاتا تھا تو وہ خون سے سرُخ ہو جاتا تھا اور جو پتھر زمین سے اٹھایا جاتا تھا اُس کے نیچے سے خون جوش مارتا تھا۔ امام زین العابدین سے منقول ہے کہ کربلا کے سفر میں ہر منزل پر جبکہ ہم قیام کرتے تھے یا وہاں سے روانہ ہوتے تھے میں نے اپنے پدر بزرگوار امام حسینؑ کو حضرت یحییٰؑ کو یاد کرتے سُنا اور دیکھا، ایک روز حضرت نے مجھ سے فرمایا کہ خدا کے نزدیک دنیا کی پستی اور بے قدری اس حد تک ہے کہ حضرت یحییٰؑ ابن زکریاؑ کا سر بنی اسرائیل کی ایک بدکار عورت کے لئے ہدیہ میں بھیجا گیا۔

روایت کے مطابق ایک روز ابلیس ملعون بنی اسرائیل کے جلسے میں گھومتا اور حضرت مریمؑ کو بُرا بھلا کہتا تھا اور حضرت زکریاؑ کے ساتھ آپ کو مہتم کرتا تھا۔ آخر بنی اسرائیل

ترجمہ، اور زکریا (کو یاد کرو) جب انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ پروردگار مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب سے بہتر وارث ہے ﴿۸۹﴾ تو ہم نے ان کی پکار سن لی۔ اور ان کو یحییٰ بخشے اور ان کی بیوی کو اُن کے (حسن معاشرت کے) قابل بنادیا۔ یہ لوگ لپک لپک کر نیکیاں کرتے اور ہمیں امید سے پکارتے اور ہمارے آگے عاجزی کیا کرتے تھے ﴿۹۰﴾ سورۃ الأنبیاء

حضرت زکریاؑ کی جانب سے بدگمان ہوگئے اور آپ کے قتل کے درپے ہوگئے۔ حضرت زکریاؑ اُن کے پاس سے بھاگے اور ایک درخت کے پاس پہنچے۔ وہ درخت حضرت کے واسطے پھٹ گیا اور حضرت زکریاؑ اس کے اندر داخل ہوگئے پھر اُس درخت کے شگاف باہم مل گئے اور وہ بدستور سالم درخت ہوگیا اور حضرت اُن کی نظر سے غائب ہوگئے۔ ابلیس بنی اسرائیل کے ناعاقبت اندیشوں کو لے کر آیا اور درخت کے نیچے سے ہاتھ ڈال کر اوپر تک دیکھا اور حضرت کے دل کا مقام معلوم کر کے ان کو درخت اُسی مقام سے چیر ڈالنے کا حکم دیا ان لوگوں نے آرے سے حضرت کو درخت سمیت دو ٹکڑے کر ڈالا اور اُسی حال میں چھوڑ کر واپس چلے گئے اور ابلیس غائب ہوگیا۔ پھر اُن کے سامنے نہ آیا اور آنحضرت کو آرے سے چیر ڈالنے کی کوئی تکلیف نہ ہوئی۔ خدا نے فرشتوں کو بھیجا جنہوں نے آپ کو غسل دیا اور تین روز برابر آپ پر نماز پڑھتے رہے اُس کے بعد آپ کو دفن کیا اور پیغمبران خدا کے لئے یونہی ہوا کرتا ہے اُس کے جسم اقدس متغیر نہیں ہوتے اور زمین کے اندر سڑتے گلتے نہیں اور دفن سے پہلے تین روز تک اُن کی نماز جنازہ انسان اور فرشتے پڑھتے رہتے ہیں۔

امام حسن عسکریؑ سے منقول ہے کہ قول خدا جو اُس نے حضرت یحییٰؑ کے ذکر میں فرمایا ہے کہ اُن سے پہلے ہم نے کسی کو نہیں پیدا کیا جس کا نام یحییٰؑ ہوتا۔ اور فرمایا کہ وہ حکمت جو آنحضرتؑ کو خدا نے بچپن میں عطا فرمائی تھی یہ تھی کہ لڑکے اُن سے کہتے تھے کہ آؤ کھیلیں فرماتے تھے۔ افسوس خدا کی قسم ہم کھیلنے کے واسطے پیدا نہیں کئے گئے ہیں بلکہ بہت بلند اور امر بزرگ کے لئے خلق ہوئے ہیں۔ یعنی ہم نے یحییٰؑ کو اُن کے باپ ماں اور اپنے اور اپنے تمام بندوں کا درد اور محبت عطا کی تھی اور زکوٰۃ یعنی طہارت اور پاکیزہ گی ہر اس شخص کے لئے قرار دی تھی جو اُن پر ایمان لائے، یعنی وہ ہماری نافرمانی سے محفوظ تھے وہ معصیت اور شر انگیزی نہ کرتے

ترجمہ، اور زکریا اور یحییٰ اور عیسیٰ اور الیاس کو بھی۔ یہ سب نیکوکار تھے ﴿۸۵﴾ سورۃ الأنعام

تھے اور اپنے باپ ماں کے ساتھ نیکی کرنے والے اور اُن کے فرمانبردار تھے۔ اور غصّہ کی وجہ سے زمارتے تھے نہ قتل کرتے تھے اور یحییٰؑ کے علاوہ کوئی ایسا شخص نہیں جس نے گناہ نہ کیا ہو یا اُس کے دل میں گناہ کا ارادہ نہ ہوا ہو۔ لیکن یحییٰؑ نے کبھی نہ کیا اور نہ اُن کے دل میں ارادۂ گناہ داخل ہوا۔ امام نے فرمایا کہ جب زکریاؑ حضرت مریم کے پاس جاڑے کے میوے اور پھیل گرمیوں میں اور گرمیوں کے پھل جاڑوں میں دیکھتے تو پوچھتے کہ یہ تمہارے پاس کہاں سے آئے تو مریمؑ کہتیں کہ یہ خدا کی جانب سے آئے ہیں اور خدا جس کو چاہتا ہے بے حساب روزی دیتا ہے اور زکریاؑ کو یقین تھا کہ وہ سچ کہتی ہیں۔ اس لئے کہ سوائے ان کے کوئی مریم کے پاس آتا جاتا نہیں تھا اُس وقت انہوں نے سوچا کہ جو ذات اس پر قادر ہے کہ مریمؑ کے لئے غیر فصل کے میوے اور پھل مرحمت فرمائے وہ اس پر بھی قادر ہے کہ مجھے ایک فرزند کرامت فرمائے باوجودیکہ میں بوڑھا ہوں اور میری زوجہ بھی ضعیفہ ہے اُس وقت دُعا کی کہ خداوندا مجھے اپنے کرم سے ایک فرزند پاکیزہ اور نیک نفس عطا فرما۔ بیشک تو دعاؤں کا سننے والا ہے۔ تو فرشتوں نے ان کو آواز دی جبکہ وہ محراب عبادت میں نماز کے لئے کھڑے ہوئے تھے کہ بیشک خدا تم کو یحییٰؑ کی خوشخبری دیتا ہے جو کلمہ خدا یعنی عیسٰیؑ کی تصدیق کرنے والا ہوگا اور بزرگوں (نیک لوگوں) کا خدا کی فرمانبرداری میں سردار ہوگا اور حضور ہوگا یعنی عورتوں سے مقاربت نہ کرے گا۔ اور نیکوکاروں میں پیغمبر ہوگا۔

حضرت یحییٰؑ کی پہلی تصدیق حضرت عیسٰیؑ کے بارے میں یہ تھی کہ وہ عبادت خانہ جس میں حضرت مریمؑ رہتی اور عبادت خدا کرتی تھیں ایک کوٹھا تھا جس میں سیڑھیاں نہ تھیں اور علیٰحدہ سے سیڑھی لگا کر اُس پر جانا ممکن تھا۔ بغیر حضرت زکریاؑ کے کوئی اُن پاس آتا جاتا نہ تھا جب حضرت زکریاؑ کہیں جاتے تو اس میں قفل لگا دیتے تھے اور دروازے کے اوپر ایک روشندان بنا ہوا تھا جس سے آواز پہنچ سکے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ مریمؑ حاملہ ہیں تو غمگیں ہوئے اور دل میں سوچا کہ بغیر میرے کوئی اس جگہ آتا نہیں اور مریمؑ حاملہ ہے میں بدنام ہوں گا۔ بنی اسرائیل گمان

کریں گے کہ میں نے ان کو حاملہ کیا ہے غرض اپنی زوجہ سے اس قصہ کو بیان کیا۔ زوجہ نے کہا خوف مت کرو کہ خدا تمہارے لئے وہ امر نہ ہونے دے گا جس میں تمہارے لئے بھلائی نہ ہو گی۔ مریمؑ کو میرے پاس لاؤ کہ میں دیکھوں اور اُس سے پوچھوں۔ حضرت زکریاؑ مریمؑ کو اُن کے پاس لے گئے۔ خدا نے مریمؑ سے جواب کی تکلیف اُٹھالی۔ جب وہ زوجہ زکریاؑ کے پاس آئیں جو اُن کی بڑی بہن تھیں وہ اُن کی تعظیم کے لئے نہ اُٹھیں۔ حضرت یحییٰؑ نے جو اُس وقت ان کے شکم میں تھے بقدرت خدا ہاتھ نکالا اور اُن کو اُٹھا کر کھڑا کر دیا کہ بہترین زنان عالمیان دنیا کے بہترین مرد کے ساتھ جو اُن کے شکم میں ہیں آپ کے پاس آرہی ہیں۔ اور آپ تعظیم کے لئے کھڑی نہیں ہوتی ہیں۔ تو زن زکریاؑ مریمؑ کی تعظیم کے لئے اپنی جگہ سے اُچھل کر کھڑی ہو گئیں اور یحییٰؑ نے اپنی ماں کے شکم میں حضرت عیسیٰؑ کی تعظیم کے لئے سجدہ کیا اور یہ پہلی تصدیق تھی جو حضرت یحییٰؑ نے کی۔ ایک روایت کے مطابق قیامت کے روز ایک منادی ندا کر دے گا کہ فاطمہؑ دختر محمد مصطفٰے کہاں ہیں۔ خدیجہ بنت خویلہ کہاں ہیں مریمؑ دختر عمران کہاں ہیں اور آسیہ دختر مزاحم کہاں ہیں اور ام کلثوم مادر یحییٰؑ کہاں ہیں۔ حضرت رسولؐ سے منقول ہے کہ حضرت یحییٰؑ کا زہد اس درجہ بڑھا ہوا تھا کہ ایک روز بیت المقدس میں آئے۔ اور راہبوں اور عالموں کو دیکھا کہ اُون (بالوں) کے پیراہن پہنے ہوئے اور بالوں کی ٹوپیاں سَر پر رکھے ہوئے اپنی گردنوں میں زنجیریں ڈال کر مسجد کے ستونوں سے باندھے ہوئے ہیں (تو) یحییٰؑ کی خواہش کے مطابق ان کی ماں نے بالوں کا پیراہن اور بالوں کی ٹوپی بن کر تیار کر دی (اور) حضرت پہن کر بیت المقدس میں عبادت کرنے والوں کے ساتھ عبادت میں مشغول ہو گئے یہاں تک کہ اس بالوں کے موٹے پیراہن

ترجمہ، اے یحییٰؑ (ہماری) کتاب کو زور سے پکڑے رہو۔ اور ہم نے ان کو لڑکپن میں دانائی عطا فرمائی تھی ﴿۱۲﴾ اور اپنے پاس شفقت اور پاکیزگی دی تھی۔ اور پرہیزگار تھے ﴿۱۳﴾ اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے والے تھے اور سرکش اور نافرمان نہیں تھے ﴿۱۴﴾ اور جس دن وہ پیدا ہوئے اور جس دن وفات پائیں گے اور جس دن زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے۔ ان پر سلام اور رحمت (ہے) ﴿۱۵﴾ سورۃ مریم

نے آپؑ کے جسم اقدس کو گھُلادیا۔ دوسری روایت میں منقول ہے کہ حضرت یحییٰؑ کا لباس خرمے کی پتیوّں کا ہوتا تھا اور آپ کی غذا درخت کی پتیاں تھیں۔ آپؑ (خوف خدا سے) روتے تھے مگر کبھی ہنستے نہ تھے اور حضرت عیسےٰؑ روتے بھی تھے ہنستے بھی تھے اور حضرت عیسےٰؑ جو کچھ کرتے تھے حضرت یحییٰؑ سے بہتر تھا جو وہ کرتے تھے۔

منقول ہے کہ شیطان حضرت آدمؑ سے حضرت عیسےٰؑ تک تمام پیغمبروں کے پاس آیا کرتا اور ان کے پاس بیٹھتا اور اُن سے گفتگو کیا کرتا تھا۔ لیکن حضرت یحییٰؑ سے بدنسبت اور پیغمبروں کے زیادہ انس رکھتا تھا۔ ایک روز حضرت یحییٰؑ نے اس سے کہا اے ابو مرّہ میری تجھ سے ایک حاجت ہے اُس نے کہا بیان فرمائیے۔ آپ کی قدر و منزلت میرے نزدیک بہت بلند ہے میں آپکی حاجت رو نہیں کر سکتا حضرت نے فرمایا وہ تمام جال اور وہ اپنی مکاری کے پھندے جن سے بنی آدمؑ کو پھنساتا ہے مجھے دکھا اُس ملعون نے قبول کیا اور دوسرے روز دکھانے کا وعدہ کیا۔ دوسرے دن بوقت صبح حضرت یحییٰؑ اپنے گھر میں بیٹھے اس کا انتظار کرنے لگے ناگاہ دیکھا کہ ایک صورت آپ کے پاس ظاہر ہوئی جس کا چہرہ بندر کے ایسا اور جسم سوّر کے مانند اُس کی آنکھوں کی لمبائی اُس کے چہرے کی لمبائی کے برابر اسی طرح اُس کا دہن چہرے کے برابر لانبا تھا اور ٹھڈی اور واڑھی ندارو تھی۔ چارہاتھ تھے دو سینہ میں جڑے ہوئے تھے اور دو کندھوں میں۔ پیر سامنے تھے اور اُنگلیاں پیٹھ کی جانب، ایک قبا پہنے ہوئے اُس پر ایک پٹکا کمر سے باندھے ہوئے تھا۔ اُس

ترجمہ، اور ان سے گاؤں والوں کا قصہ بیان کرو جب ان کے پاس پیغمبر آئے ﴿۱۳﴾ (یعنی) جب ہم نے ان کی طرف دو (پیغمبر) بھیجے تو انہوں نے ان کو جھٹلایا۔ پھر ہم نے تیسرے سے تقویت دی تو انہوں نے کہا کہ ہم تمہاری طرف پیغمبر ہو کر آئے ہیں ﴿۱۴﴾ وہ بولے کہ تم (اور کچھ) نہیں مگر ہماری طرح کے آدمی (ہو) اور خدا نے کوئی چیز نازل نہیں کی تم محض جھوٹ بولتے ہو ﴿۱۵﴾ انہوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار جانتا ہے کہ ہم تمہاری طرف (پیغام دے کر) بھیجے گئے ہیں ﴿۱۶﴾ اور ہمارے ذمے تو صاف صاف پہنچا دینا ہے اور بس ﴿۱۷﴾ سورۃ یٰس

پٹکے پر مختلف رنگ کے ڈورے لٹکائے ہوئے تھا۔ ایک گھنٹہ ہاتھ میں خود سر پر اُس میں سے آنکڑے لٹکے ہوئے جب یحییٰؑ نے اس کو اس حالت س دیکھا تو دریافت فرمایا کہ یہ پٹکا کس لئے ہے۔ اُس نے کہا یہ قید خانہے جسے میں نے ایجاد کیا ہے۔ اور آدمیوں کے لئے رنگوں سے اس کو زینت دی ہے۔ پوچھا یہ مختلف رنگ کے ڈورے اس میں کیسے ہیں اُس نے کہا یہ عورتوں کی قسمیں ہیں جو لوگوں کو مختلف طریقوں سے اپنی مکاریوں کے ساتھ گرفتار کرتی ہیں پوچھا یہ گھنٹہ جو تیرے ہاتھ میں ہے یہ کیا ہے اُس نے کہا اس میں تمام لذتوں کا مجموعہ ہے جس ہر قسم کے باجوں مثل طنبور بربط بانسری طبل قرنا وغیرہ کی آوازیں ہیں۔ جب کچھ لوگ شراب پینے میں مشغول ہوتے ہیں اور اُس میں اُن کو لطف حاصل نہیں ہوتا میں اس گھنٹے کو بجاتا ہوں تو لوگ گانے بجانے میں مشغول ہو جاتے ہیں اور جب اُن کے کانوں میں یہ آوازیں پہنچتی ہین تو خوشی اور شوق میں اُچھلے کودنے اور ناچنے لگتے ہیں ایک تالیاں بجاتا ہے دوسرا کپڑے پھاڑتا ہے۔ حضرت نے پوچھا کون سی چیز تیرے لئے انتہائی خوشی اور روشنی چشم کا باعث ہوتی ہے اُس نے کہا عورتیں کہ وہی میری مکاری کے پھندے اور جال ہیں جب نیک لوگوں کی لعنت و پھٹکار میرے اوپر بہت جمع ہو جاتی ہیں تو میں عورتوں کے پاس جاتا اور اُن سے دل خوش کرتا ہوں۔ حضرت نے پوچھا یہ کیا ہے جو تیرے سر پر ہے کہا اس سے نیک اور صالح لوگوں کی لعنت و پھٹکار سے اپنی حفاظت کرتا ہوں فرمایا کہ یہ آنکڑے اس میں کیسے لٹکے ہوئے ہیں اُس نے کہا اسی سے صالحوں اور نیکوں کے دلوں کو اپنی طرف پھیرتا اور کھینچتا ہوں۔ حضرت یحییٰؑ نے پوچھا کبھی تو نے آن واحد کے لئے

ترجمہ، وہ بولے کہ ہم تم کو نامبارک سمجھتے ہیں۔ اگر تم باز نہ آؤگے تو ہم تمہیں سنگسار کردیں گے اور تم کو ہم سے دکھ دینے والا عذاب پہنچے گا ﴿۱۸﴾ انہوں نے کہا کہ تمہاری نحوست تمہارے ساتھ ہے۔ کیا اس لئے کہ تم کو نصیحت کی گئی۔ بلکہ تم ایسے لوگ ہو جو حد سے تجاوز کر گئے ہو ﴿۱۹﴾ اور شہر کے پرلے کنارے سے ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا کہنے لگا کہ اے میری قوم پیغمبروں کے پیچھے چلو ﴿۲۰﴾ ایسوں کے جو تم سے صلہ نہیں مانگتے اور وہ سیدھے رستے پر ہیں ﴿۲۱﴾ سورۃ یٰس

بھی مجھ پر قابو پایا ہے اُس نے کہا نہیں لیکن ایک صفت آپ میں دیکھتا ہوں ہو مجھے بھلی معلوم ہوتی ہے پوچھا وہ کیا ہے کہا وقت افطار آپ کچھ زیادہ کھانا کھا لیتے ہیں، جو گرانی کا سبب ہوتا ہے اور عبادت کے لئے آپ ذرا دیر میں اُٹھتے ہیں۔ حضرت یحییٰؑ نے فرمایا کہ میں خدا سے عہد کرتا ہوں کہ کبھی سیر ہو کر کھانا نہ کھاؤں گا جب تک خدا سے ملاقات نہ کرلوں شیطان نے کہا میں بھی عہد کرتا ہوں کہ کبھی سیر ہو کر کھانا نہ کھاؤں گا جب تک خدا سے ملاقات نہ کرلوں شیطان نے کہا میں بھی عہد کرتا ہوں کہ کسی مسلمان کو کبھی کوئی نصیحت نہ کروں گا جب تک خدا سے ملاقات نہ کروں، پھر چلا گیا اور کبھی آنحضرت کے پاس نہ آیا۔

منقول ہے کہ جب خلافت و ریاست بنی اسرائیل دانیالؑ کے بعد عزیرؑ کو پہنچی ان کے شیعہ عزیرؑ کے پاس جمع ہوتے اور اُن سے محبت کرتے تھے اور مسائل دین اُن سے حاصل کرتے پھر حضرت عزیرؑ سو سال تک ان کے درمیان سے غائب ہو گئے پھر مبعوث ہوئے اور جو لوگ ان کے بعد خدا کی جانب سے ہدایت کرنے والے تھے۔ وہ سب پوشیدہ ہو گئے اور بنی اسرائیل پر زمانہ سخت ہو گیا۔ یہاں تک کہ حضرت یحییٰؑ کی ولادت ہوئی۔ جب وہ سات برس کے ہوئے بنی اسرائیل کے درمیان (بحیثیت حجت خدا) ظاہر ہوئے اور خدا کی رسالت کی تبلیغ فرمائی اور اُن کے سامنے ایک خطبۂ بلیغ پڑھا اور خدا کی حمد و ثنا بجا لائے اور خدا کے عذاب سے اُن کو ڈرایا اور بتایا کہ نیک و صالح لوگوں کا روپوش اور غائب ہو جانا بنی اسرائیل کے گناہوں کے سبب سے اور ان کے اعمال کی خرابیوں کے باعث ہے اور نیک انجام پرہیزگاروں کے واسطے ہے اور اُن سے وعدہ کیا کہ تمہارے لئے بہتری بیس سال یا اس سے کچھ کم میں ہونے والی ہے جبکہ مسیحؑ جو حضرت مریمؑ کے بیٹے ہوں گے تم میں بحیثیت نبی قیام فرمائیں گے۔ منقول ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے دُعا کی کہ خدا اُن کے لئے حضرت یحییٰؑ کو زندہ کر دے تو حضرت یحییٰؑ کی قبر کے پاس آکر آواز دی۔ حضرت یحییٰؑ نے ان کو جواب دیا اور قبر سے باہر آئے اور پوچھا اے عیسیٰؑ کیا چاہتے ہو فرمایا چاہتا

ہوں کہ دُنیا میں میرے ساتھ رہو اور میرے مونس و ہمنوا بن جاؤ جیسے پہلے تھے حضرت یحییٰؑ نے کہا اے عیسیٰؑ ابھی تک موت کی حرارت سے مجھے سکون نہیں ہوا ہے اور تم چاہتے ہو کہ پھر دُنیا میں آؤں اور دوبارہ موت کی شدت و حرارت برداشت کروں۔ یہ کہہ کر وہ قبر میں واپس چلے گئے اور حضرت عیسیٰؑ واپس ہو گئے۔ منقول ہے کہ حضرت یحییٰؑ کی شہادت مہینے کے آخری چہار شنبہ (بدھ) کو ہوئی۔

ایک روایت کے مطابق ایک شخص نے حضرت عیسیٰؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی یا روح اللہ میں نے زنا کی ہے مجھے پاک کر دیجئے۔ عیسےؑ نے لوگوں کے درمیان ندا کی فلاں شخص کو گناہوں سے پاک کرنے کے لئے جمع ہو جاؤ۔ سب حاضر ہوئے اور اس شخص کو ایک گڑھے میں کھڑا کیا تاکہ سنگسار کریں اُس نے فریاد کی کہ جس پر کوئی حد خدا کی ہو وہ مجھ پر حد جاری نہ کرے یہ سُن کر سوائے حضرت عیسیٰؑ و یحییٰؑ کے سب الگ ہو گئے اور یحییٰؑ اُس مرد کے پاس آئے اور کہا اے گنہگار مجھے کچھ نصیحت کر اُس نے کہا اپنے نفس کو اُس کی خواہش پر مت چھوڑ دیجئے کہ وہ آپ کو ہلاک کر دے گا۔ آپ نے فرمایا کچھ اور کہو اُس نے عرض کی کسی گنہگار کو اُس کے گنہگاہوں پر اس کی سرزنش و ملامت مت کیجئے۔ یحییٰؑ نے فرمایا کچھ اور نصیحت کرو۔ اُس نے کہا غضب اور غصہ مت کیا کیجئے، آپ نے فرمایا مجھ کو یہی کافی ہے۔

روایت کے مطابق جب خداوند عالم نے حضرت عیٰسیؑ کو آسمان پر اُٹھا لیکا۔ حضرت عیٰسیؑ نے شمعونؑ ابن حمونکو قوم میں اپنا جانشین مقرر کر دیا تھا۔ وہ بنی اسرائیل کی ہدایت کرتے رہے جب تک زندہ رہے پھر خدا نے حضرت یحیٰیؑ ابن زکریاؑ کو پیغمبری کے ساتھ مبعوث فرمایا جب وہ وقت قریب آیا کہ کفار حضرت کو شہید کریں آپ نے اولاد شمعونؑ کو اپنا وصی بنایا۔ (مولف فرماتے ہیں حضرت یحییٰؑ کے بارے میں حدیثیں مختلف ہیں بعض اس پر دلالت

کرتی ہیں کہ وہ حضرت عیسیٰؑ کے بعد ہوئے اور آنحضرت کے وصیوں میں سے تھے بعض سے معلوم ہوتے ہے کہ وہ اُن حضرت کے زمانہ میں شہید ہوگئے تھے۔ اگر کہا جائے کہ وہ یحییٰؑ زکریاؑ کے بیٹے تھے تو یہ ممکن نہیں۔ یہ ہوسکتا ہے کہ خدا نے ان کو مرنے کے بعد پھر زندہ کیا ہو اور مبعوث فرمایا ہو اور زیادہ واضح تو یہ ہے کہ بعض حدیثیں عامہ کے موافق تقیہ کی بناء پر وارہ ہوئی ہوں)۔

(چند مختلف روایتیں جن کو ایک ہی جگہ جمع کر کے بیان کیا جارہا ہے)۔ منقول ہے کہ جب حضرت یحییٰؑ پیدا ہوئے اُن کو آسمان پر (فرشتے) لے گئے اور بہشت کی نہروں میں سے آپ کو غذا دی گئی، چونکہ ان کے دُودھ پینے سے روک دیا گیا تھا اُن کے پدر بزرگوار کے پاس آسمان سے اُتارا۔ وہ جس گھر میں رہتے تھے وہ آپ کے نورِ رُخ سے روشن ہو جاتا تھا۔ ایک اور روایت کے مطابق تین وقت انسان کے بے حد وحشت کے ہوتے ہیں ایک جبکہ وہ ماں کے پیٹ سے باہر آتا ہے اور دُنیا کو دیکھتا ہے اور ایک وقت وہ جبکہ وہ دُنیا سے جاتا ہے اور آخرت کو دیکھتا ہے اور ایک وہ دن جبکہ قبر سے اُٹھایا جائے گا اور وہ چند احکام سنے گا جو دُنیا میں کبھی نہ سُنا تھا اور خدا نے ان تینوں اوقات میں یحییٰؑ پر سلام و سلامتی بھیجا ہے اور ان کے خوف کو امن سے بدل دیا جیسا کہ فرمایا ہے۔ "اُن پر سلامتی ہو جس روز وہ پیدا ہوئے اور جس روز ان کی رحلت ہو گی اور جس روز زندہ کر کے مبعوث کئے جائیں گے"۔ اور حضرت عیسیٰؑ نے خود ان تینوں حالتوں میں اپنے اوپر سلامتی بھیجی ہے کہ "مجھ پر خدا کی سلامتی ہو جس روز میں پیدا کیا گیا اور جس روز میں مروں گا اور جس روز قبر سے اُٹھایا جاؤں گا" ایک اور روایت کے مطابق محرم کی پہلی تاریخ وہ دن ہے جس روز زکریاؑ نے خدا سے فرزند طلب کیا اور خدا نے ان کی دُعا قبول فرمائی۔ جو شخص اُس روز روزہ رکھے اور دُعا کرے خداوند عالم اُس کی دُعا قبول فرمائے گا جس طرح حضرت زکریاؑ کی دُعا مستجاب فرمائی۔ اس طرح دوسری روایت کے مطابق حضرت زکریاؑ بنی اسرائیل سے خوفزدہ ہو کر بھاگے اور ایک

درخت سے پناہ کی خواہش کی وہ درخت آپ کے لئے پھٹ گیا اور آواز دی اے زکریاؑ مجھ میں آجاؤ وہ جب اُس میں داخل ہو گئے اُس درخت کا شگاف مل کر برابر ہو گیا۔ بنی اسرائیل نے ان کی تلاش کی اور نہ پایا تو شیطان ملعون اُن کے پاس آیا اور کہا میں نے دیکھا ہے کہ زکریاؑ اس درخت کے اندر چھپے ہیں اس درخت کو چیر ڈالو تو وہ ہلاک ہو جائیں گے۔ چونکہ وہ لوگ اُس درخت کو پوجتے تھے اس لئے اس کو کاٹنے سے انکار کیا لیکن شیطان نے ان کے دلوں میں وسوسہ ڈالا اور راضی کر لیا۔ آخر حضرت زکریاؑ کو اس درخت میں دو ٹکڑے کر دیا۔ (صلواۃ اللہ علیہ ولعنۃ اللہ علی من قتلہ ومن اعانہم علیٰ ذلک) خدا کی رحمتیں زکریاؑ پر ہوں اور خدا کی لعنت اس پر ہو جس نے ان کو قتل کیا اور ان لوگوں پر جنہوں نے قتل میں ان کی مدد کی۔ دوسری معتبر حدیث کے مطابق حضرت یحییٰؑ کے زمانہ میں ایک بادشاہ تھا جو بہت عورتیں رکھنے کے باوجود اُن پر اکتفانہ کرتا تھا بلکہ بنی اسرائیل کی ایک زانیہ عورت سے زنا کیا کرتا تھا یہاں تک کہ وہ عورت بوڑھی ہو گئی پھر اُس نے اپنی لڑکی کو بادشاہ کے لئے آراستہ کیا اور اُس سے کہا کہ میں چاہتی ہوں کہ تجھ کو بادشاہ کے پاس لے چلوں جب وہ تجھ سے مقاربت کرے اور پوچھے کہ کیا حاجت رکھتی ہے تو کہنا کہ یحییٰؑ پسر زکریاؑ کا قتل چاہتی ہوں۔ چنانچہ اُس لڑکی نے ایسا ہی کیا۔ بادشاہ نے تین مرتبہ پوچھا، ہر مرتبہ اُس نے یہی جواب دیا۔ آخر بادشاہ نے ایک طشت سونے کا منگوایا اور حضرت یحییٰؑ کو طلب کیا اور آپؑ کے سراقدس کو اُسی طشت میں کاٹا۔ جب حضرت کا خون زمین پر گرا جوش میں آیا، لوگ اُس پر خاک ڈالنے لگے مگر جس قدر خاک ڈالی جاتی تھی وہ خون اور جوش میں مارتا رہا۔ یہاں تک کہ خاک ڈالتے ڈالتے ایک بہت بڑا ٹیلہ سا بن گیا۔ جب وہ زمانہ گذر گیا اور بخت نصّر بنی اسرائیل پر مسلط ہوا اور اُس خون کے جوش مارنے کا سبب پوچھا کسی نے کچھ نہ سمجھا بلکہ کہا کہ ایک مرد پیر ہے وہ جانتا ہے۔ آخر اُس کو بُلا کر پوچھا اُس نے بیان کیا کہ میرے باپ دادا یہ بتاتے تھے کہ حضرت یحییٰؑ کو قتل کیا تھا یہ ان کا خون ہے جو اب تک جوش مار رہا ہے۔ بخت نصّر نے کہا تو بیشک میں اتنے بنی

اسرائیل کو قتل کروں گا کہ یہ خون جوش مارنے سے رُک جائے اور اس خون کے عوض میں اُس نے ایک سال میں ستر ہزار آدمیوں کو قتل کیا تو خون کا جوش مارنا بند ہوا۔ اسی روایت کو ایک اور جگہ کچھ اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ وہ زن زناکار ایک دوسرے بادشاہ جبار کی زوجہ تھی اور اس بادشاہ نے اُس کے بعد اس عورت کی خواستگاری کی تھی جب وہ بوڑھی ہوگئی تو بادشاہ کر اُس نے آمادہ کیا کہ وہ اُس لڑکی سے تزدیج کرے جو بادشاہ اوّل سے تھی۔ بادشاہ نے کہا میں حضرت یحییٰؑ سے پوچھوں گا اگر وہ تجویز فرمائیں گے تو میں اُس نکاح کرلوں گا۔ جب حضرت سے پوچھا تو آپ نے منع فرمایا۔ اُس بوڑھی عورت سے اپنی لڑکی کو آراستہ کیا۔ جس وقت کہ بادشاہ نشہ میں مست تھا اس کو بادشاہ کی نگاہوں میڑ جلوہ گر کیا اور اس کو سکھا دیا کہ بادشاہ کو حضرت یحییٰؑ کے قتل پر آمادہ کرے، اس سبب سے حضرت یحییٰؑ کو باشادہ سے شہید کیا۔ دوسری روایت کے مطابق حضرت عیسیٰؑ نے حضرت یحییٰؑ کو بارہ حواریوں کے ساتھ بھیجا تاکہ لوگوں کو دین کے طریقے سکھائیں اور ان کو اپنی بہن کی لڑکی سے نکاح کرنے کو مُنع کریں۔ اُن کے بادشاہ کی بہن کی لزکی تھی جس کو وہ بہت دوست رکھتا تھا اور اُس سے نکاح کرناچاہتا تھا۔ جب یہ خبر اُس لڑکی کی ماں کو معلوم ہوئی کہ یحییٰؑ ایسے نکاح سے منع کرتے ہیں تو اپنی لڑکی کو خوب آراستہ کیا اور باشادہ کو دکھایا۔ بادشاہ اُس پر فریفتہ ہوگیا اور لڑکی کے کہنے پر اس ملعون نے یحییٰؑ کو طلب کیا اور آنحضرت کا سر طشت میں کاٹ کر شہیدا کیا۔

منقول ہے کہ جب حق تعالیٰ چاہتا ہے کہ اپنے دستوں کا انتقام لے تو اپنی مخلوق میں سے بدترین شخص کے ذریعہ انتقام لیتا ہے اور جب چاہتا ہے کہ اپنا انتقام لے تو اپنے دوستوں کے ذریعہ سے لیتا ہے۔ حضرت یحییٰؑ کا انتقام بخُت نصّر کے ذریعہ سے لیا۔

(نوٹ: بقیہ انبیاء کے حالات زندگی اگلی جلد دں میں ملاحظ فرمائیں۔)

برائے مہربانی ایک سورۃ فاتحہ پڑھ کرابو جعفر ولد علی محمد، کنیز سیدہ بنت علی سجاد، حسن جعفر ولد ابو جعفر اور تمام مومنین و مومنات، مسلمین و مسلمات، شہداء ملت، لاوارث مرحومین خصوصاً میرے اباؤ واجداد کی روح کو بخش دیں۔ شکریہ

page is left blank intentionally